یادِ رفتگاں

پروفیسر ڈاکٹر غلام نبی☆

عالم کی زندگی ...... تاریخ کا ورق!

حضرت مولانا محمد صادق خلیل بتاریخ ۶ فروری ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۴/ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ بروز جمعۃ المبارک بعمر ۸۰/ سال اس دارِ فنا سے دارِ خلد کی طرف کوچ کر گئے!!

انا للہ وانا الیہ راجعون سبيل الموت غاية كل حي

ان کی موت نے بازارِ علم کی رونق کو کم کردیا۔ علم و فن نے انہیں شرف و عزت بخشی اور انہوں نے علم کی خدمت کا حق ادا کردیا۔

بستی اوڈانوالہ نے بڑے بڑے نامور اہل علم پیدا کئے۔ جن کی وجہ سے اس کی خاک کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ حضرت صوفی محمد عبداللہ عظیم مجاہد آزادی نے اس کی دھرتی کو ایسی رونق بخشی کہ اس کی قسمت کا ستارہ آسمانِ علم و فن کی بلندیوں پر چمکنے لگا۔ تاریخ نے ان کے نام، ان کے ایثار و خلوص اور ان کی لازوال قربانیوں کو امانت سمجھ کر اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا۔ وہ ایک ایسے کیمیا گر ثابت ہوئے کہ اس کی مٹی کو سونے کی کان میں بدل دیا۔ پھر یہ کان سونا اُگلنے لگی۔ مولانا محمد صادق خلیل اِسی کان کی پیداوار ہیں۔

ان کے والدِ محترم کے حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ مخلصانہ مراسم تھے۔ ان کی نگاہِ انتخاب ان کے بچے محمد صادق پر پڑی۔ انہوں نے بچے کو مانگ لیا اور اپنی شفقت و تربیت میں لے لیا۔ باپ کی خوش قسمتی دیکھئے کہ اس نے اپنی عزیز متاعِ حیات کو اللہ کی راہ میں دے کر اپنی بخشش کا سامان کرلیا۔ بچہ علم کی منزلیں طے کرتا رہا حتیٰ کہ بچہ علم میں پختہ ہوگیا۔ نصابی کتب پر عبور حاصل کرلیا۔ اب یہ حضرت صوفی عبداللہ کے مقدس ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ایک تناور درخت بن چکا تھا۔ ۱۹۴۵ء میں انہوں نے اپنے ہی مدرسہ میں ان کو مدرّس رکھ لیا۔ ان کے علم کی ابتدا یہی مدرسہ تھا۔ پھر ایک دنیا اس درخت کے ثمرات سے لذت یاب ہوئی۔ میں

☆ سرپرست اعلیٰ 'فہم قرآن انسٹیٹیوٹ' لاہور ...... سابق صدر شعبۂ علومِ اسلامیہ گورنمنٹ شالیمار کالج، لاہور

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے جو کتابیں پڑھیں ان کے نام حسبِ ذیل ہیں:

سنن نسائی، کافیہ، قدوری، شرح وقایہ، فصولِ اکبری، قطبی اور بوستانِ سعدی

میرے ہم سبق جو طلبہ تھے، ان کے یہ نام ہیں: قدرت اللہ فوق، محمد علی جانباز، عبدالمجید سنانوی، عبدالغفور فیصل آبادی، عبدالرحمن فیصل آبادی، صلاح الدین چک نمبر ۹۲ گ ب اور محمد صدیق چک نمبر ۲۷ گ ب۔

یہ غالباً ۱۹۵۰ء کے بعد کا دور ہے جو خالص علمی دور تھا۔ کتابوں کے متون، شروح اور حواشی پڑھنے کا دور تھا۔ اساتذہ کرام کی سرگرمیاں نصابی کتب کی تدریس تک محدود تھیں۔ طالب علمی کے ابتدائی دور سے ہی مجھے عربی ادب پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اُردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کی مہارت حاصل کرنے کے لئے تعلیمی اوقات کے بعد عموماً میں حضرت مولانا کے گھر جایا کرتا تھا۔ یہ بہت حلیم الطبع انسان تھے۔ مجھے وقت دے دیا کرتے تھے۔ مجھے منفلوطی کے لکھے ہوئے ڈرامے، ناول اور افسانے پڑھنے کا بھی جنون تھا۔ میں ان میں موجود مشکل الفاظ، تراکیب اور جملوں کی طویل فہرستیں تیار کرتا اور مولانا کے پاس لے جاتا۔ آپ کمالِ شفقت سے ان کی تشریح فرمادیتے، کبھی بخل سے کام نہ لیتے۔

متانت، وقار، کسر نفسی اور خندہ پیشانی آپ کی سیرت کا بڑا حصہ تھا۔ میرے دورِ طالب علمی پر عرصہ دراز گزر چکا تھا مگر ان کے ذہن میں میری شناخت اور پہچان اسی طرح تازہ تھی جیسے آج بھی میں ان کا شاگرد ہوں۔ بڑی بے تکلفی کا اظہار کرتے اور مجھے کہتے تم میرے ایسے شاگرد ہو جس پر مجھے ناز ہے۔ چند ہفتوں کی بات ہے کہ مولانا میرے قریبی محلہ کی مسجد میں تشریف لائے، میں بھی مسجد میں موجود تھا۔ آپ کی طرف سے تفسیر قرآن (اصدق البیان) کی طباعت اور دیگر اخراجات کے سلسلے میں مالی اعانت کی اپیل ہوئی۔ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میرے بارے میں میرے سامنے آہستہ سے پوچھا: غلام نبی نے کتنی رقم دی ہے۔ جمع کرنیوالے نے کہا: کچھ رقم دی ہے، یہ عمل خیر کو مخفی رکھتے ہیں۔ بہت خوش ہوئے۔ آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں مگر ان کے کردار کی جھلکیاں پردہ ذہن پر نمودار ہو رہی ہیں۔ انسان عارضی ہے مگر اس کا عمل ابدی ہے!!

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی مرحلہ اور تدریسی خدمات

آپ نے جن بڑے بڑے اساتذہ سے علم حاصل کیا، وہ ہیں:

① مولانا احمد دین ② صوفی محمد عبد اللہ مہتم اور ③ صوفی محمد ابراہیم اوڈانوالہ

④ حافظ محمد محدث گوندلوی ⑤ حافظ محمد اسحق (حسین خان والا)

⑥ مولانا محمد داؤد انصاری رحمانی بوجھیانوی ⑦ مولانا عبدالرحمن نومسلم (کراچی)

⑧ مولانا نواب الدین ⑨ مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری

اور بھی اساتذہ ہوں گے جن کو میدانِ تدریس میں زیادہ شہرت نہ ملی ہو۔آپ نے میٹرک، فاضل عربی، فاضل فارسی کے امتحانات پرائیویٹ اُمیدوار کی حیثیت سے دیئے اور نتائج میں کامیابی حاصل کی۔آپ نے عمر عزیز کے پچاس سال تدریسی مصروفیات میں گزارے۔اس طویل عرصہ میں سینکڑوں طلبہ نے آپ سے علمی فیض پایا اور زیورِ علم سے آراستہ ہوئے اور پھر انہوں نے اپنی ضیا پاشیوں سے ایک عالم کو روشن کیا۔آپ نے درج ذیل مقامات پر تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

مولاناؒ اپنی تفسیر قرآن کے مقدمہ میں زیر عنوان سخن ہائے گفتنی صفحہ ۳۴،۳۵ پر لکھتے ہیں

"۱۹۴۵ء میں اوڈانوالہ میں جناب حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب نے مسندِ تدریس پر علمی خدمت کے لئے بٹھا دیا تھا۔اللہ پاک ان کی قبر کو منور فرمائے۔ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔آمین! چنانچہ سلسلہ تدریس بحمداللہ نصف صدی تک جاری رہا

① مدرسہ تعلیم الاسلام، اوڈانوالہ ۱۵ سال ② جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۱۰ سال

③ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ۴ سال ④ مدرسہ تدریس القرآن، راولپنڈی ۳ سال

⑤ جامعہ لاہور الاسلامیہ ۳ سال ⑥ جامعہ ابی بکر کراچی ۱ سال

⑦ جامعہ اہلحدیث میاں صاحب، کراچی: ۱ سال ⑧ جامعہ قدوسیہ، کوٹ رادھا کشن ۱۳ سال

یہ وہ بابرکت اور خوش نصیب درس گاہیں ہیں جن کو آپ نے علم کا چمنستان بنا دیا۔آج وہاں سے علوم و معارف کی خوشبو بکھر رہی ہے۔آپ کے مشہور تلامذہ یہ ہیں:

مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا حافظ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبداللہ، راولپنڈی، مولانا ارشاد الحق اثری، پروفیسر محمد ظفراللہ (جامعہ ابی بکر کراچی)، مولانا قدرت اللہ فوق، مولانا

www.KitaboSunnat.com

قاضی محمد اسلم فیروزپوری، حافظ فتح محمد فتحی، عبدالمجید سنانونی، مولانا محمد علی جانباز، سیالکوٹ اور پروفیسر غلام نبی (راقم)

قلمی خدمات

آپ ترجمہ و تالیف کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔آپ نے اپنے علم کو صرف مدارسِ دینیہ تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ آپ نے قلم و قرطاس سے بھی کام لیا اور اشاعت علم کو وسعت بخشی۔ کیوں کہ جو علوم و معارف تحریر کی زد میں آجائیں وہ دوام پاجاتے ہیں۔لوگ ہمیشہ ان سے استفادہ کرتے رہتے ہیں:

يلوح الخط في القرطاس دهراً و كاتبه رميم في التراب

آپ نے اس تحریری کام کو مستقل بنیادوں پر چلنے کے لئے ایک ادارہ بنام 'ضیاء السنۃ' قائم کیا اور متعدد چھوٹی بڑی عربی کتابوں کے اُردو میں ترجمے کئے۔ مثلاً

① اردو ترجمہ ریاض الصالحین (شرف الدین نووی) یہ احادیثِ نبویہ کا انتخاب ہے۔
② حج نبویؐ (اُردو ترجمہ حجة النبي) تالیف علامہ محمد ناصر الدین البانی
③ نمازِ نبویؐ (اُردو ترجمہ صفة صلاة النبي) تالیف علامہ محمد ناصر الدین البانی
④ 'قبروں پر مسجدیں بنانا اور اسلام' (اردو ترجمہ تحذير الساجد) تالیف علامہ البانی
⑤ نمازِ تراویح (اُردو ترجمہ صلاة التراويح) تالیف علامہ محمد ناصر الدین البانی
⑥ محمد بن عبدالوہاب (اُردو ترجمہ) تالیف احمد بن عبدالغفور عطار
⑦ امام احمد بن حنبل کا دورِ ابتلا (ترجمہ محنة الامام احمد بن حنبل از محمد نقش مصری)
⑧ عقیدہ اہل سنت والجماعت (اُردو ترجمہ شرح العقيدة الواسطية از ابن تیمیہؒ)
⑨ افکارِ صوفیا۔اُردو ترجمہ الفكر الصوفي تالیف شیخ عبدالرحمن عبدالخالق، کویت
⑩ احادیثِ ضعیفہ کا مجموعہ تالیف: علامہ ناصر الدین البانیؒ
⑪ اذکارِ مسنونہ (اردو ترجمہ الكلم الطيب) تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ
⑫ روضۂ اقدس کی زیارت (اُردو ترجمہ الرد على الأخنائي) تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ
⑬ اسلامی عقائد (اُردو ترجمہ شرح عقیدہ طحاویہ) تالیف: ابن ابی العز حنفی
⑭ اُردو ترجمہ 'مشکوٰۃ المصابیح' از علامہ خطیب بغدادیؒ

www.KitaboSunnat.com

⑮ عقیدہ اہل سنت والجماعہ اُردو ترجمہ تالیف: امام ابن تیمیہ

⑯ ترجمہ الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان

اس ادارے کو ایک اور شرف بھی حاصل ہے کہ اس کی طرف سے جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی کو شائع کیا گیا ہے جو بہت بڑی علمی خدمت ہے۔ یہ شرح علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے مرتب کی ہے جو مسلم دنیا میں فن حدیث کے امام تسلیم کئے جاتے ہیں۔

مولانا حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ آپ نے سعودی عرب کے مشہور شہروں کو دیکھا۔ ریاض اور درعیہ بھی گئے، وہاں اہل علم سے ملاقاتیں کیں۔ مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا محمد اسحق بھٹی کے ساتھ ان کا دلی لگاؤ تھا۔

ان کے پاس ان کا آنا جانا بھی تھا۔ آپس میں ایک دوسرے کے لئے خلوص و محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ مولانا ندوی کے اُسلوبِ نگارش کو بنظر تحسین دیکھتے تھے۔ امام ابن تیمیہؒ کو اپنا فکری رہنما سمجھتے تھے۔ ان کی تالیف کو ہدایت کی روشن قندیلیں قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی ترجمانی کے لئے چن لیا تھا۔ قرآن کی مجسم تفسیر تھے۔ اسی لئے ارض و سماء والوں نے ان کو ترجمان القرآن کہا۔

حضرت امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ کو اپنا محسن و مربی کہتے تھے۔ زندگی کے آخری دور میں اپنے آپ کو خدمتِ قرآن کے لئے وقف کردیا۔ آپ نے قدیم وجدید تفاسیر کو پیش نظر رکھ کر قرآن حکیم کی تفسیر 'اصدق البیان' لکھی۔ اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں کو بروے کار لا کر علمی نکات بیان کئے۔ رائج الوقت عام فہم اُردو زبان میں لکھا۔ قاری کے لئے قرآن فہمی میں بہت آسانی پیدا کردی۔ اس تفسیر کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں۔ تفسیر کی اشاعت کا کچھ کام باقی ہے۔ اُمید ہے وہ بھی جلد زیورِ طبع سے مزین ہو کر منظر عام پر آجائے گا۔

مولانا مرحوم اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ زندگی کے آخری لمحات تک بتوفیق الٰہی اپنے مشن (تبلیغ اسلام) کی تکمیل کے لئے متحرک اور سرگرم رہے۔ انہوں نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اور آیت {قُلْ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَايَ وَمَمَاتِیْ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ} کا عملی نمونہ پیش کیا اور انہیں لوگوں کے بارے میں قرآن کا اعلان ہے۔ أُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں!

مولانا کے بارے مزید معلومات کیلئے: مجلہ الدعوۃ مارچ ۲۰۰۴ء ص ۵۵ اور قافلہ حدیث از مولانا محمد اسحق بھٹی

www.KitaboSunnat.com